۷۸۶

ھو الحق ھو المعین

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ؕ

اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا ؕ

سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب
لعل گردد در بدخشان یا عقیق اندر یمن

المنۃ للہ کہ اس پُرفتن
زمانہ میں بھی ایک ولی اللہ کی
سیرت سے مُسلمانوں کی رشد و ہدایت کا سامان بنگیا

گوڑی کا لعل

مؤلفہ

میاں لعل صاحب علوی شاگرد امام مسجد تنترال
ضلع جہلم

یعنی

سوانح حیات و کرامات و ملفوظات وغیرہ حالات الحاج،،
الحافظ مولانا سید لعل شاہ صاحب خلیفہ میراں شریف قدس سرہٗ
دوالمیال۔ ڈاک خانہ خاص تحصیل پنڈدادن خان۔ ضلع جہلم

منوہر پریس سرگودہا میں باہتمام لالہ منوہر لعل دتہ پرنٹر کے چھپا اور مولانا سید کرم حسین شاہ پبلشر نے چوہا سیدن شاہ ضلع جہلم سے شائع کیا

قیمت ۳/

۱۳۶۶ھ
۱۹۴۷ء

گودڑی کا لعل

ناظرین : سوانح کے ضبط کا رواج پہلے کم تھا اب عام ہو رہا ہے۔ یہ سلسلہ خالی از فائدہ بھی نہیں۔ ہمیشہ انسان اپنے پیشرو دَور کے افراد کی زندگیوں کا مطالعہ کر کے زندگیاں گذارنیکا دستور العمل بناتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ گذشتہ دَور آنے والے دَور کے لئے تعمیر کا کام کرتا ہے۔ اور ایسے صحت مندانہ اثرات چھوڑ جاتا ہے جو آنیوالے دَور کے لئے مشعل ہدایت کا کام دیتے ہیں۔ انہی فوائد اور مصلحتوں کی بنا پر اکثر احباب مخلصین نے مجبور کیا کہ قدوۃ السالکین عمدۃ الواعظین الحاج حافظ فقیر سید لعل شاہ صاحب قبلہ مدظلہٗ دو المیالوی چشتی میروی کی سوانح جمع کر کے چھپوا کر شائع عام کر دی جائے۔ ایسے قحط الرجال میں کسی مرد با خدا کا نفس برائے اُو وہ ملنا محال نہیں تو نایاب ضرور ہے ۔

؎ لعل دشوار بدست آید وز آنست عزیز

صاحب فضل و کمال دُنیا میں ہزاروں آئے اور گئے جن کے فضائل و کمال ان کی سوانح جات میں پڑھے اور لوگوں سے سُنے مگر ؎ ہر گُلے را رنگ و بُوئے دیگر است۔ کسی ایک سیرت کے پڑھنے سے دِل سیر نہیں ہوتا۔ ہر سیرت جو آئے دِن چھپکر شائع عام ہوتی ہے اس کے حصول کے لئے اربابِ ذوق ہاتھ پھیلائے بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی مستقل فن از فنون ہو گیا ہے۔

قربان جائیں آقائے نامدار سرتاجِ انبیاء محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر کیا سچ فرمایا۔ لوگ کھان کی مانند ہیں یعنی جیسے سونا چاندی وغیرہ کھانوں میں ہوتے ہیں اسی طرح لوگوں کا حال ہے۔ قرآن کریم کے اخبار و قصص امم سابقہ کا تذکرہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ خداوند کریم کو بھی یہ مرغوب اور پسند ہے۔ لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الابصار۔ قصص سے غرض یہی تھی۔ اور اب تک یہی ہے۔ کہ

اصحابِ حقیقت و اربابِ فکر و نظر ان سے سبق لیں - اور عبرت حاصل کریں - اور لائحہ عمل بنائیں - اِسی خیال سے میں اپنے مقتدر راہنما کے حالات و واقعات بہت مختصر صورت میں یکجا کرکے ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں -

آپ کا شجرہ نسب

سید لعل شاہ
ولد
رسول شاہ
ولد
عطا محمد شاہ
ولد
محمد شاہ
ولد
مہر شاہ
ولد
محبوب شاہ
ولد
سید مہدی شاہ
ولد
حامد شاہ
ولد
سید مہر علی شاہ
ولد
نکان شاہ
ولد
باؤس شاہ
ولد
بڈھے شاہ
ولد
یعقوب شاہ
ولد
یوسف شاہ
ولد
محمد شاہ
ولد
محمد فاروق
ولد
ریاض الدین

ریاض الدین
ولد
شہاب الدین
ولد
سلطان فخر الدین
ولد
سلطان غیث الدین
ولد
شاہ ابوالقاسم حسن مشہدی
ولد
سید امیر
ولد
سید عبدالرحمن
ولد
سید محمد ثانی
ولد
سید اسحاق
ولد
سید موسیٰ ناہد
ولد
سید ابوالحسن
ولد
سید عبداللہ
ولد
سید ابواسحاق
ولد
سید موسیٰ کاظم
ولد
جعفر صادق
ولد
امام محمد باقر
ولد
زین العابدین

زین العابدین
ولد
امام حسین
ولد
علی المرتضیٰ
ولد
ابی طالب
ولد
ہاشم
ولد
عبدالمناف

اشعار

تاریخ وفات حضرت سید لعل شاہ صاحب مرحوم

جناب لعل شاہ صاحب مکرم ÷ فقیہ و سیدِ مشہورِ عالم
فضیلت ہم شرافت دستگاہے ÷ پئے اہلِ ارادت قبلہ گاہے
ازیں دنیائے دوں رحلت بفرمود ÷ بخلد از رحمتِ رحمان بیاسود
زمشتاقاں زرحلتش کرد نہاں ÷ زہجرش دیدہا نالاں و گریاں
خلیفہ خواجہ احمد میروی بود ÷ فنا در عشق و حب پیر وی بود
بہ درس علم دائم ماند شاغل ÷ بردِ جملہ مذہبہائی باطل
پئے تاریخ فوتش عبد آثم ÷ بگفتہ از دردِ دل شاہے معظم
۱۳۶۶

(مولانا حکیم عبدالرسول صاحب بھاگڑی شاہپوری)

خاندانی حالات

آپ کے والد صاحب سید رسول شاہ بڑے سخی تھے۔ موضع تنزال کی درمیانی مسجد کی امامت بھی تھی۔ اور حکمت کا کام کار بھی تھا۔ باوجود خاصی آمدن ہونے کے آپ بوجہ عام سخاوت کے ہمیشہ مقروض رہا کرتے۔ اچھی گھوڑی سواری کو اور بھینس شیر دار ہمیشہ رکھا کرتے۔ اماتی اور حکمتی آمدن وغیرہ تمام لنگر عام اور مساکین اور مسافروں پر ہمیشہ خرچ ہوتی رہتی۔ تھوڑی بہت جو زمین تھی وہ بھی بیچ کر اسی کام پر لگا دی۔ حتیٰ کہ مکان سکونتی بھی ۸۰ روپیہ میں رہن رکھ کر خرچ کر دیا۔ جو بعد ازاں آپ کے برخوردار سید لعل شاہ صاحب نے فک کرایا۔ جب شاہ صاحب کی تعلیم کا ٹائم آیا تو بھیرہ میں مولینا مولوی غلام قادر صاحب کے پاس پڑھنے کے لئے چھوڑا اور فرمایا۔ کہ برخوردار! چند سال اپنے آپ کو مار دے یعنی اپنی خواہشوں پر جبر کر کے تعلیم حاصل کرلے۔ پھر تیری زندگی زندگی بن جائیگی۔ آپ نے اپنی زندگی کے ایام بہت اچھے گذارے۔ آپ کی اولاد دو لڑکے سید لعل شاہ۔ سید دوست محمد شاہ اور دو لڑکیاں۔ بہ نسبت لڑکوں کے لڑکیوں کا تمام عمر ننہیال رکھا گیا۔ دوست محمد شاہ صاحب تو پشاور ہجرت کر گئے۔ اُدھر ہی شادی کرلی۔ اور ساری عمر اُدھر ہی گذاری۔ پورے حالات سے واقف نہیں۔ اُن کی پس ماندہ اولاد کا بھی پتہ نہیں۔ ہاں آپ کی لڑکیاں صاحب اولاد ہیں۔ اچھا گذارا ہے۔ ایک لڑکی آپ کی اپنے خاوند کے روزگار کی وجہ سے نوگراں تحصیل جہلم میں تھیں۔ اُدھر طاعون پڑ گئی آپ ان کی خبر گیری کو ادھر گئے۔ گاؤں کے ارد گرد کرا کیا۔ خداوند تعالیٰ سے ان کی نجات کے لئے دعا مانگی۔ جو قبول ہوئی۔ اُن کی خلاصی ہو گئی۔ مگر آپ وہاں ہی نذر اجل ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سے زیادہ تفصیلی حالات کا پتہ نہیں۔

حضرت فقیر سیّد لعل شاہ صاحب قبلہ مدّظلہٗ

صحیح تاریخ پیدائش پتہ نہیں۔ جب آپ نے ہوش سنبھالی۔ تو ٹھیک راستہ پکڑ لیا۔ نیک باپ کے بیٹے تھے۔ ماحول اچھا تھا۔ گھر میں علمی چرچے تھے۔ اچھے کیریکٹر کی بنیاد بندھ گئی۔ شریعت و طریقت سیکھنے کا شوق پیدا ہو گیا۔

تعلیم:۔ خوش قسمتی سے حضرت مولانا مولوی غلام قادر صاحب مرحوم بھیروی ثم اللاہوری۔ حضرت مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب بگوی مرحوم۔ مولانا مولوی غلام حسین صاحب چکوالی مرحوم۔ قاضی غلام محی الدین مفتی قدیم پشاوری مرحوم جیسے بے نظیر اُستادوں نے آپ کی تعلیم اور تربیت کی۔ ابتدائی تعلیم چکوال میں مولانا مولوی غلام حسین صاحب کے پاس پائی۔ تعلیم پُرانے طریقے پر گداگری کے مسجدوں میں رہکر بڑی تکلیفوں سے آپ نے پائی۔ فرماتے ہیں کہ جس زمانے میں بھیرہ پڑھتا۔ گداگری کے گذر اوقات کرتا۔ بھیرہ کے خواجگان کچھ مدد کیا کرتے۔ ایک دفعہ بھیرہ میں مولوی غلام رسول صاحب چاوے والے مرحوم اور مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب بگوی مرحوم نے امتحان لیا۔ سو درویش تھے۔ جن میں سے صرف ایک آپ پاس ہوئے۔ ممتحن کو خیال گیا۔ آپ پر آپ کی طاقت سے زیادہ سوال کردیا۔ مولانا مولوی غلام قادر صاحب حاضر سُن رہے تھے۔ تاڑ گئے۔ فرمایا۔ مولوی صاحب! آپنے طالب علم کی طاقت سے بڑھ کے سوال کر دیا۔ اگر مَیں اِسی حدیث سے آپ سے اپنے خیال کے مطابق سوال کر بیٹھوں پھر کیا ہے۔ مولوی صاحب لاجواب ہوئے۔ اور آپ کے پچیس پائنٹ پورے رہے۔

زمانہ طالب علمی میں جب آپ پشاور پڑھتے۔ تیل کی بڑی تنگی تھی۔ اور آپ بوجہ مطالعہ بڑا تیل خرچ کیا کرتے۔ اور تو اور اپنے حقیقی بھائی دوست محمد شاہ اس سے ٹوکتے۔ مگر تائید غیبی یا امداد غیبی یوں ہوئی۔ کہ ان دنوں وہاں ایک نظام الدین صاحب نامی سب اوورسیر تھے۔ انہوں نے ذمّہ لیا۔ کہ شاہ صاحب جتنا چاہو تیل خرچ کرو۔ کسی

دوکان سے لیکے میں اس خرچہ کو ادا کر دونگا۔ فجزاہ اللہ خیرا۔ فرماتے ہیں۔ زمانہ طالب علمی میں جب آپ پشاور پڑھا کرتے وہاں قدرت نے آمدن کی اِک صورت یہ بھی بنا دی۔ افغانوں کا یہ عقیدہ تھا کہ سیّد اگر ختمِ قرآن میں شامل نہ ہو تو ختم نامکمل ہے۔ اِس خیال سے پردہ دار گھرانوں میں بہ لحاظ پردہ آپ شمولیت ختم کیا کرتے۔ قدرت یوں بھی مدد کرتی رہی۔ انہی دنوں والئے کابل بھی ادھر قید تھا۔ ان کے لئے بھی خرچیلے ختم ہُوا کرتے۔ اس سے بھی آمدن بنی رہی۔ من حیث لا یحتسب گُذر اوقات ہوتی رہی۔ پُرانے بوڑھے طالب علموں سے آپ کہا کرتے ملکہ حاصل کرو۔ تمام فنون سے انتخاب کر کے تمام عمر رٹنے میں نہ رہو۔ سوچو تم نے علم سے کیا فائدہ اُٹھایا۔

حُلیہ:۔ آپ درمیانے قد کے بڑے وجیہہ خوبصورت جوان تھے۔ بڑے بارُعب۔ اچھی خوراک اچھی پوشاک تمام عمر رہی۔ عام صحت اچھی رہی۔ دماغ ایسا خدا داد مِلا کہ کچھ پوچھئے نہیں۔

نظرِ مجذُوب اشارہ رہبر

مخدوم صاحب مجذُوب لُون میانی وبھیرہ جن دنوں آپ بھیرہ پڑھا کرتے آپ ایک اُدھڑ وبجہ میں رہا کرتے۔ آپ سے کلام نعتیہ سُنا کرتے اور بڑی نظرِ کرم رکھتے جب آپ فوت ہو گئے۔ تو پھر آپ اُن کی قبر پر بیٹھکے قرآن کریم پڑھا کرتے۔ اسی سابقہ عقیدت سے ایک روز پڑھتے پڑھتے اُدھر ہی سو گئے صاحب قبر سے خواب میں اشارہ پایا کہ میرا شریف جاؤ۔ آپکا رہبر اُدھر ہے۔ ایک روز خواب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت ہوئی ان سے التجا کی کہ حضور میرا بھی کچھ فقر میں حصہ ہے یا نہیں آپنے فرمایا ہاں ضرور۔ ان بشارات کو پا کر آپ پوچھتے ہوئے میرا شریف تحصیل پنڈی گھیب ضلع کیمبلپور میں چلے ۔ نبی ملک نے پہلی نظر میں تاڑ لیا بیعت ہوئے ورد وظیفے لئے اور واپس گھر آ گئے ۔ پیر نے شکریہ کے طور پر فرمایا۔ کہ ایک سیّد میرے حصہ میں بھی آ گیا۔ "دَوَلی را وَلی مے شناسد" ۱۳۱۴ھ میں ڈریالہ کہون

کے مقام پر حضرت امیر حزب اللہ سید محمد فضل شاہ صاحب جلالپوری مدظلہٗ کی حاضری میں علاقہ کے علماء کا کچھ اختلاف پیش ہُوا تو آپکے جانشین سید کرم حسین شاہ صاحب نے عرض کیا۔ کہ شاہصاحب قبلہ تو اپنا زمانہ گذار چکے بڑی شان سے اب آپ اپنے مستقبل کا فکر کریں۔ قبلہ جلالپوری مدظلہٗ نے فرمایا۔ کہ بیشک آپنے اپنا وقت اچھا گذارا۔ اب آپ آرام کریں۔ بلکہ آپنے پیشکش کی کہ آپ بقایا زندگی تبرکاً جلالپور گذاریں۔

بہت جلد میرا شریف سے اپنے پیر طریقت کا پھر بلاوا آگیا۔ آپ مسجد کا کام کرا رہے تھے۔ تھوڑی دیر ہوگئی خط پر خط آئے۔ ایک روز خواب میں اپنے شیخ طریقت نے ڈرایا دھمکایا اور جلد حاضر ہونیکا اشارہ کیا۔ جس پر آپ کام بند کر کے میرا شریف حاضر حضور ہوئے۔ حضور نے فرمایا۔ لعلوٗ! پہنچ گئے؟ جواباً عرض کیا۔ عالیجاہا! مسجد کا کام کرا رہا تھا سستی ہوگئی۔ معافی چاہتا ہوں۔ پھر فرمایا۔ لعلوٗ! اِس جلدی بلانیکا مقصد یہ تھا۔ کہ مَیں تجھے خلافت دُوں۔ اپنے پیشوا کا یہ طریق ہے کہ بوقتِ خلافت حلوا تیار کر کے درویشوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ آپ بھی دس روپیہ کا حلوا تیار کریں۔ عرض کیا حضُور مَیں اِس تیاری سے گھر سے نہیں آیا۔ رقم پاس کم ہے۔ فرمایا کتنی پاس ہے۔ جو رقم حاضر تھی وہ پیش خدمت کردی وہی منظور ہوگئی لنگر میں حلوا تیار کرایا گیا۔ اور اس بات کے لئے مجلس خاص منعقد کیگئی۔ وہ سماں۔ وہ وقت کچھ عجیب ہی تھا۔ آپنے اپنی کلاہ چارترکی اپنے سر سے اُتار کے شاہصاحب قبلہ کے سر پر رکھی۔ اور زبان مبارک سے فرمایا وجعلنا للمتقین اماما ؎ وَلی کے مُنہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی ؏

مزید ورد وظیفہ کی نسبت جب آپنے اپنے پیر سے عرض کی تو پیر نے فرمایا۔ لعلوٗ! تو عالم ہے تیرا ورد وظیفہ یہی ہے علمِ دین میں جدوجہد کرنا۔ اور مخالفین اسلام سے بحث مباحثے کیا کرنا۔ کہ حق حق اور باطل باطل ہوتا رہے۔ یقیناً اسی زور اور قوت سے آپنے دور دور تک پہنچکر وہابی۔ شیعہ۔ مرزائی۔ عیسائی۔ چکڑالوی مناظروں میں بھگائے اور فتحوں پر فتحیں حاصل کیں۔ جن کی روئیدادیں کچھ چھپ چکیں ہیں اور کچھ اخباروں میں نکلیں۔ اور کچھ غیر مطبوعہ پڑی ہیں۔

خیال ہے کہ ان کو الگ طور پر کاپی کرا کے چھپوا دیا جائے۔ کیونکہ سیرت میں اگر اسے چھپوائیں تو بہت ضخیم ہو جائیگی۔

فوج اور گاؤں کی امامت

جب فوج محمدی راولپنڈی کھڑی ہوئی تو اس میں ان دنوں صوبیدار احمد خان صاحب تھے۔ دوالمیال کے۔ اس کی امامت کے لئے آپ کو دعوت دی گئی آپ نے اپنے پیر سے اس کی امامت کی ملازمت کی نسبت اجازت مانگی۔ آپ نے اجازت نہ دی اسواسطے آپنے اس نوکری سے انکار کر دیا۔ بڑی دیر تک یہ آسامی صوبیدار صاحب نے آپ کیلئے روکی رکھی۔ مگر ناامید ہو کر پھر آپ نے ایک دوسرے مولوی صاحب کو بھرتی کرایا۔ گاؤں کی امامت کی نسبت اجازت مانگی تو فرمایا یہ کرو۔ کیونکہ تم نے اپنی بھی نمازیں تو پڑھنی ہی ہیں۔ اگر تمہارے ساتھ مل کر چند مسلمان پڑھ لیتے ہیں تو اس میں کیا ہرج ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ کوئی اس کے عوض خدمت کرے یا نہ کرے۔ لالچ مت بڑھاؤ۔ اگر کوئی دے تو لے لو۔ ورنہ خیر۔ مت پرواہ کرو۔

عجز و انکسار

اللہ کا فضل تھا۔ آپ کی دنیاوی حالت بہت اچھی تھی۔ مگر پھر بھی آپ کی سادگی۔ فقیری اور درویشی بطرز نمایاں اور نکھری رہتی تھی۔ جہاں کہیں آپ دنیا دار علماء کے مجمع میں اکٹھے ہوتے لوگ پروانہ وار آپ پر آ گرتے۔ اور آپ کی گفتگو سنکر بڑے خوش اور مانوس ہوتے۔ چاوڑ اور تکبر آپ میں بالکل نہ تھی۔ مسکین طبع تھے۔

خودنمائی و شہرت

اس کو آپ بالکل پسند نہ کرتے۔ باوجودیکہ آپ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ اور بڑے خوش الحان حافظ۔ شیریں بیان واعظ۔ بڑے اعلی پائے کے مناظر

حاجی پیر طریقت ؂

خود نمائی چاہتے گر وہ تو کر سکتے ضرور
پر پسند آیا نہ اُن کو کبر و نخوت اور غرور

جامۂ تزویر پہن کر نہ کچھ کمایا نہ شہرت حاصل کی اور نہ ناموری کی کوشش کی۔ پیرانِ طریقت کی مجلس میں بیٹھتے تو بالکل ادب سے دم بخود ہو کے اپنے آپ کو ظاہر نہ کرتے جب تک مجبور نہ کئے جاتے۔ مجمع قرات قرآن یا وعظ و بیان میں فوقیت کی ہرگز کوشش نہ کیا کرتے۔ مناظروں کے وقت جیسے وقت ملا کرتے لگا جاتے۔ مناظر کھڑے کئے جاتے تو وہ نباہ جاتے جو معاون بنائے جاتے تو اعانت میں کوئی کسر نہ چھوڑتے۔ پوری کیفیت روئیداد مناظروں میں پڑھیں۔ یہاں تو اتنا بتانا غرض ہے کہ باوجود اتنی خوبیاں اور کمالات کے آپ کو خود نمائی اور شہرت سے بڑی نفرت تھی۔

شیخ سے عقیدت اور فیض باطنی

عاشقانہ والہانہ عقیدت تھی۔ دوسرے اربابِ طریقت کے ملفوظات سنتے ضرور تھے مگر بات بات میں اپنے پیر کے ملفوظات سنایا کرتے ؂

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں
گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

ایک دفعہ کسی دھوکہ باز نے ایک تحریر با مہر حضور میروی کی طرف سے بایں مضمون کہ ہمارا ایک آدمی آتا ہے۔ ساتھ ہو کے اس کا کام کرا دینا۔ چنانچہ حامل رقعہ نے آکر زبانی اظہار کیا۔ کہ میں نے کچھ برتن شہر پنڈ دادنخان سے تانبے کے لینے ہیں۔ ساتھ چلو اور لے دو حضور قبلہ عالم نے بھیجا ہے۔ آپ حکم پاتے ہی اس کے ہمراہ پنڈ دادن خان چلے گئے۔ اس نے کچھ برتن چنے جو اُس زمانے میں پچاس روپے کے بنے۔ خوجہ دوکاندار نے آپ کی ذمہ واری پر مال دے دیا۔ رات آپ وہاں رہے خوجوں کے ہاں مہمان وہ بدمعاش رات کو موقع پا کر سامان بار کر کے بلا خبر نکل

گیا اور آپ کے مکان کو سنگل چڑھا گیا۔ سحری جب آپ نمازِ تہجد اور اپنے معمولات کیلئے اُٹھے تو اپنے آپ کو مقید پایا۔ شور کرتے رہ گئے۔ مالکان مکان خبر گیری کو آئے۔ تو یہاں معاملہ دگرگوں پایا۔ کہانی سُن کر آپ کو بڑی تسلی و تشفی دی۔ آپ نے فرمایا کچھ فکر نہیں۔ یہ میری عقیدت کی آزمائش تھی ہوگئی۔ آپ واپس گھر آئے اور تمام ماجرا اپنے شیخ کی خدمت میں میرا شریف لکھ دیا۔ حضرت شیخ نے سُن کر افسوس کیا اور فرمایا۔ آئندہ احتیاط کیا کرو۔ عقیدت ضائع نہ گئی۔ کسی شخص نے ٹیڑے گندے پتے سے اس رقم کا منی آرڈر بھیج دیا۔ آج تک اُس شخص کا پتہ نہیں لگ سکا معلوم نہیں اُسی نے یا کسی اور نے وہ رقم بھیج دی۔

ایک دفعہ شیخ نے فرمایا۔ شاہ صاحب! زمین خریدتے رہا کرو۔ آپنے عرض کی۔ قبلہ۔ ہمارے علاقے میں زمینیں تنگ ہیں مہنگی ہیں۔ فرمایا تم سودا کر چھوڑا کرو اللہ پر توکل کر کے۔ اللہ کریگا رقم ادا ہو جایا کریگی۔ شیخ کے اِس فرمان کی برکت سمجھئے بعض اوقات آپ زمینوں کے ہزار ہا کے سودے کرتے اور پاکٹ میں چند روپے ہُوا کرتے مسبب الاسباب کچھ ایسے اسباب بنا دیتے کہ قرض اُترتے جاتے اور کوئی بار نہ ہوتا۔

ایک زمین کا جھگڑا ہو گیا۔ ٹھاکر چند نترال والے سے زمین اور رقم دونوں کے جانیکا خطرہ پڑ گیا۔ آپ نے اپنے شیخ کو وہ فرمان زمین خریدنے کا یاد دلا کے عرض کی۔ عالیجاہا آپکے فرمان کے مطابق زمین خریدی۔ مگر بُرا قابُو آیا ہوں۔ اسسٹنٹ کمشنر ہنڈ دادن خان کے پاس دعوئی بھی ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ بعلُو! فکر مت کرو۔ ٹھاکر خود تیرے پاس آکر فیصلہ کریگا۔ یا مجبور ہو جائیگا۔ مدعی دعوئی کر کے ڈگری کرا کے رہگیا۔ دعوئی دخلیابی نہ کر سکا۔ آخر ڈھریالہ تحصیلدار آیا۔ تو شاہ صاحب قبلہ اشٹام سند تحریری لے کے حاضر ہوئے تحصیلدار نے حال احوال پُوچھ کر ٹھاکر مدعی ڈگری یافتہ کی غیر حاضری میں صوبیداران فتح دین و احمد خان صاحبان کی تصدیق سے اشٹام شاہ صاحب قبلہ سے لے کے زمین متنازعہ فیہ کا آپکے نام انتقال داخل خارج کر دیا۔

جب زمین سستی تھی۔ تو فرمایا کرتے۔ زمین لے لیا کرو۔ جب زمینیں مہنگی ہوگئیں تو پھر بند بھی فرمایا۔ غرضیکہ شاہ صاحب قبلہ کے بال بچے دار ہونیکی وجہ سے ہر موقع اور ہر وقت کا خیال فرمایا کرتے۔

شجاعت

حلم اور شجاعت آپ میں اپنے اپنے مقام پر نمایاں نظر آیا کرتے تھے۔ تمام عمر اپنے تمام کار و بار خوب سوچ سمجھ کر کیا کرتے اگر کوئی مخالفت پیدا ہوتی تو پتھر کی چٹان بن کر بڑی بے فکری سے اس کا مقابلہ کیا کرتے۔ بالکل نہ گھبرایا کرتے۔ خواہ مخالف کتنے بھی مضبوط کیوں نہ ہوں۔ خود داری کا یہ حال کہ بالکل نہ جھکتے حتےٰ کہ مخالف مخالفت کرتا کرتا تھک کر پاؤں آ پکڑتا۔ گاؤں کی امامت اور قسم قسم کے جھیلے۔ غیر مذاہب سے مناظرے اور رنگا رنگ کے فتنے اور چالبازیاں مگر آپ کچھ ایسے دل اور گردہ کے مالک تھے کہ کبھی حوصلہ نہیں ہارا۔

زہد و تقویٰ

بچپن سے لے کے اب تک آپ نے اپنی پاک بازی پر کوئی داغ نہیں آنے دیا۔ نماز پنجگانہ با جماعت۔ تہجد۔ اشراق دیگر فرضی نفلی عبادات پر خوب مستعد اور چوکس رہے۔ باوجود پیرانہ سالی کہ سو سال سے اوپر عمر ہوگئی۔ پھر بھی اپنے معمولات برابر نباہتے رہے۔ بالکل سستی نہیں کی۔ وضو سے معذور ہوگئے تو تیمم سے تمام عمر کھڑے ہو کر نماز ادا کیں۔ عذر میں بیٹھ کے لیٹ کے پڑھتے رہے ہیں۔

استقامت

یہ نمونہ تو آپ نے کچھ ایسا دیا کہ کیا عرض کروں معمولی امامت کا پیشہ جو گذشتہ صدی میں ایک شریفانہ پیشہ تھا۔ اور ان دنوں رذیل پیشہ ہوگیا بوجہ کمی دینداری کے غیور اس پیشہ کو چھوڑ بیٹھے کیونکہ سخت پابندیاں اور آزادی سلب خرچ زیادہ اور آمدن صفر برابر۔ مگر نہیں گھبرائے اور استقامت سے چلائے جا رہے ہیں۔ بچوں کے لئے یہی نصیحت فرماتے

کر کٹئے جاؤ۔ کیونکہ پیر کا یہی حکم تھا۔ خواہ کچھ ملے یا نہ ملے۔ جو ملے لے لو۔ لالچ مت کرو۔ اس میں
اور بہت سی نظیریں ہیں مگر بخوف تطویل چھوڑتا ہوں۔

تسلیم و رضا

سب کام خداوند تعالیٰ کے سپرد فرمایا کرتے۔ اور اُس کی قضا پر ہمیشہ راضی رہا کرتے
جانی یا مالی نقصان ہوتا۔ دُکھ یا درد ہوتا۔ غرض کہ کیسی بھی کوئی مشکل پیش آتی بالکل نہ گھبراتے
معاملہ خدا کو سونپتے اور نتیجہ کے اُسی سے امید وار ہوتے۔ کوشش بھی جاری رکھتے

جب آپ تعلیم سے فارغ ہوکر گھر آئے تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دوالمیال کے
لوگ آپ کو برائے امامت دوالمیال لے گئے۔ یہاں کے لوگ بوجہ نوکری پیشہ بڑے آسودہ
حال اور علاقہ بھر سے تہذیب یافتہ تھے۔ مگر یہاں ایک سخت وبا پڑ گئی تھی۔ مولوی کرم داد
صاحب جو مولوی نور دین بھیروی وہابی ثم المرزائی کے شاگرد اور حافظ شہباز وغیرہ وہابی
پارٹی نمودار ہوگئی۔ گاؤں کی شرقی مسجد جس کا آپ کو امام بنایا گیا۔ پرانی تھی۔ جسے نیا اور
کشادہ ٹھیک بنایا گیا۔ وہابیوں سے چھیڑ چھاڑ شروع ہوگئی۔ ان سے کئی مسائل پر
مناظرے ہوتے رہے۔ پھر وہ مرزائی بنے۔ تو اُن کے ساتھ مناظرے تقریری و تحریری ہوتے
رہے۔ ان کی وہ ناکہ بندی کی کہ ان کے ہیڈ کوارٹر تک کو یقین ہوگیا۔ باہر بھی غیر علاقوں میں
تبلیغ اور مناظروں کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔ اپنے علاقہ میں تو اُن کی خوب تاڑ
رکھی۔ ان کے پیچھے پڑے رہے۔ کہیں اُن کا پاؤں جمنے نہ دیا۔ نہ اُن کا کہیں اثر اور رسوخ
بڑھنے دیا۔ جب سے آپ کمزور ہوگئے۔ کئی قسم کے فتنے علاقہ میں آپڑے ہیں۔ اور برائے نام
علاقہ میں چند مدرسے بھی ہیں۔ اور مفتی اور مولوی بھی ہیں مگر دم بخود بیٹھے ہیں۔ کچھ کر نہیں سکتے
تفصیلی حالات مناظروں کی کاپی میں ملینگے۔ جو انشاء اللہ الگ چھپیگی ؎

این سعادت بزورِ بازو نیست!
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بعون اللہ تعالیٰ بڑے بڑے حادثات کے وقت بھی آپ کو کوئی اضطراب و گھبراہٹ نہ ہوگی تی ایک جوان بیٹا بال بچہ دار فوت ہوا۔ دوسرا لائق و فائق و عالم و فقیر طبع کماؤ اور فرمانبردار بیٹا بال بچہ دار فوت ہوگیا۔ ان سخت صدمات کو مردانہ وار پی گئے۔ اور ان ہر دو کے بال بچہ کی پرورش تعلیم و تربیت غرضیکہ تمام بوجھ ان کے بھی اٹھائے رکھے۔ جب تک کہ وہ اپنے آپ بوجھ اٹھانے کے قابل نہ ہو چکے۔ ایسے عارف تھے کہ بہترین تدبیر اپنے تمام کام کو حوالہ خدا کرنا سمجھتے تھے۔ بڑے بڑے واقعے اور حادثے صعب تر اپنی زندگی میں دیکھے مگر کبھی حوصلہ نہ ٹوٹا۔ اور نہ ماتھے پر شکن پڑی نہ معمولات میں فرق آیا۔ نہ بشرہ پر صدمہ کا اظہار ہی ہوا۔ غیر مذاہب سے بحث و مباحثے۔ جھگڑے رگڑے رہے۔ بڑی بڑی مصیبتیں آئیں مگر ہمیشہ راضی بہ قضا رہے۔ نہ ڈگمگائے۔ بڑے ابتلا و آزمائشیں دیکھیں مگر صبر و شکر کیا۔

کتب خانہ اور مطالعہ کا شوق

آپ نے بہت بڑا کتب خانہ بنایا۔ عربی۔ فارسی۔ اردو ہر فن کی نایاب کتابیں آپ کے کتب خانہ میں ہیں۔ آپ کو اپنا کتب خانہ بڑھانے کا بے حد شوق تھا۔ فرق باطلہ عیسائی۔ آریہ۔ شیعہ۔ وہابی۔ مرزائی وغیرہ کی کتابیں اور ان کے رد کا سٹاک بھی کافی ہے۔ آپ کا مطالعہ بے حد وسیع تھا۔ دن رات مطالعہ میں محو رہا کرتے۔ اپنی تمام کتابوں پر مطالعہ کے نوٹ لگا رکھتے۔ جب کوئی مسئلہ لکھتے تو نہایت مدلل اور پختہ اور مکمل لکھا کرتے۔ اور بعض اوقات فرمایا کرتے۔ کہ دیکھو میں لکھتا ہوں۔ انشاء اللہ مقبول خلائق ہوگا۔ اور کسی مخالف کو اس کے رد کی جرأت نہ ہوگی۔ اتنا پختہ استدلال ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا۔ عرصہ ایک سال کا ہوتا ہے کہ آپ کے صاحبزادہ مولوی سید کرم حسین شاہ صاحب نے اپنی عینیہ لائبریری کا چوہا سیدن شاہ و دوالمیال کا فیض عام کرنے کی خاطر با شرائط مقامی پبلک کیلئے مطالعہ کھلا کر دیا ہے۔ اور اخبارات میں اعلان عام کر دیا ہے۔

تصنیف و تالیف

الٰہی عتاب بر دشمن ابوبکر رض و عمر رض ابن الخطاب جو سید فضل حسین صاحب شیعہ ساکنہ میرے

احمد آباد تحصیل پنڈ دادن خان سے مناظرہ تحریری مضمون نام سے ظاہر ہے جو بانصد کاپی چھپوا کر شائع عام کی گئی۔ مگر آجتک نہ فیضل حسین صاحب نے اس کا جواب شائع کیا نہ کسی دوسرے شیعہ حضرات نے اس قرض اتارنے میں اس کا ہاتھ بٹایا۔ اظہار حق مسئلہ خرگوش کا فیصلہ اور خرگوش کی حلت و حرمت پر سید فرمان شاہ صاحب سکنہ جھیک سے جو اس مسئلہ میں متردد تھے۔ تبادلہ خیالات تحریری تقریری جس سے انکا شک رفع ہوگیا اور تردد دُور ہوگیا۔ اور ابتک ان کے عقیدہ میں پھر کوئی تزلزل نہیں واقع ہوا۔ اب دین حنیف کی خدمت کر رہے ہیں اور اپنے علاقہ میں مرجع خلائق بن چکے ہیں۔ تیغ الٰہی بر فرقہ سبائی۔ ایک شیعہ نامہ نگار اخبار دُرنجف سیالکوٹ کی زٹلیات کا دندان شکن جواب یہ تو مطبوعہ کلام ہے۔ اور غیر مطبوعہ تو ابھی بہت پڑی ہیں۔ جو انشاءاللہ آہستہ آہستہ طبع کرا کے شائع عام کرائی جائینگی۔ جیسے جیسے موقعہ لگیگا۔

آپ کے معمولات

۔مجموعہ وظائف چشتیہ معہ دلائل خیرات پڑھا کرتے چونکہ آپ بہترین قرآن کریم کے حافظ تھے۔ اس لئے قرآن کریم کو بہ ترتیل و بہ تدبر و بہ تفکر زیادہ پڑھا کرتے ساتھ ہی اس کے آپ بڑے جید عالم و فاضل تھے۔ آپ کے معمولات کی نسبت کیا عرض کروں۔ آپ کا حافظہ خداداد تھا۔ اکثر عملیات یاد تھے۔ جن کو وقت بہ وقت پڑھتے رہتے۔ نوافل تہجد۔ اوابین۔ اشراق وغیرہ قضا نہ کرتے۔ ذکر جہر یعنی نفی اثبات۔ اثبات اسم ذات درود شریف۔ استغفار کی کثرت کیا کرتے۔ سحری کی بیداری اور خداوند تعالیٰ کے ساتھ راز و نیاز سے بڑے خوش ہوا کرتے اور بعض اوقات دھاڑیں مار مار کر روتے اور طلب مغفرت کیا کرتے۔

توکل

اللہ پر کامل بھروسہ۔ اس کے متعلق بھی کیا بتاؤں۔ اپنے شیخ نے کچھ ایسی تربیت کی۔ فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ قبلہ عالم میروی رحؒ سے حضرات کا عمل دریافت کیا۔ فرمایا۔ شاہ صاحب اللہ پر کامل بھروسہ رکھو۔ اور حضرات کیلئے نہ میں کچھ عمل بتاؤنگا۔ اور نہ ہی آئندہ کبھی اس کا خیال ہی کرنا۔ خدا اور رسول کی فرمانبرداری بڑھاتے چلے جاؤ۔

من حیث کا یہ منصب ممد ہوتی رہیگی۔ بس اسی بات پر تمام عمر جمے رہے۔ تمام
ضروریات زندگی پورے ہوتے رہے۔ دوالمیال۔ تترال۔ چوہا سیدن شاہ میں اپنے اور
اپنے تینوں بچوں کے رہنے سہنے کو اچھے مکانات بنائے۔ زمینیں خریدیں۔ پانسو روپیہ بیگھہ
تک اور اس سے کم وبیش قیمتوں سے۔ ہر سہ بچوں کی شادیاں بھی شایان شان کیں۔

سخاوت :۔ اس میں بھی آپ ید طولیٰ رکھتے۔ دن رات ذیحاجت لوگ
آتے۔ تھوڑا بہت جو کچھ حاضر ہوتا دیدیا کرتے۔ خالی بہت کم چھوڑتے مگر بامر مجبوری۔ دور
دور تک آپکی سخاوت مشہور تھی۔ باہر کے کئی اداروں کو مستقل طور بھی مدد دیا کرتے۔ میرا
شریف بہت زیادہ خیرات بھجوایا کرتے۔

فراست ایمانیہ :۔ اتقو فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ
آپ بہت سارے امور میں قبل از وقت کچھ خوابوں میں دیکھ کے کچھ ویسے نتیجہ سے خبر دے
دیا کرتے۔ جو ٹھیک اسی طرح ہوا کرتے جیسے آپ فرما دیتے۔ ایسے بہت سے واقعات ہیں
موضع کھجولہ میں طاعون شروع ہو گئی تو شاہ صاحب قبلہ مدظلہ کو بلایا گیا۔ رات کے وقت
آپ رسالدار سید خان صاحب کے ہاں سوئے تھے۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ میں گاؤں کے
گرد پھر رہا ہوں اور کڑا ڈال رہا ہوں اپنے پیر حضور قبلہ عالم میروی قدس سرہٗ کو دیکھا کہ آپ
آپکے پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں۔ آپنے صبح بیدار ہو کر لوگوں سے فرمایا کہ تم سے عذاب رفع
ہو گیا۔ حضور کی ملاقات فال نیک ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر کوئی کیس نہیں ہوا۔
آپ نے اپنے مرنے سے چند روز پہلے فرمایا۔ کہ میں نے کسی بزرگ کو خواب میں دیکھا
جس نے بتایا کہ آپکے لئے سات ہاتھ زمین کا فیصلہ ہو گیا۔ (موت کی اوّل بشارت
قبل از وقت) ایک دن اپنے پیر طریقت کی نسبت فرمایا کہ مجھے گلے لگا لیا اور چھوڑتے
نہیں (موت کی دوسری علامت قبل از وقت)

عفو درگذر :۔ آپ اپنے جانی دشمنوں اور خون کے پیاسوں سے بھی اکثر

عفو اور درگذرہی کیا کرتے تھے۔ یہ آپ کی عام عادت تھی۔ ڈھیری سیداں۔ تترال۔ دوالمیال وہولہ کھیوال۔ چوئی۔ موضع جنید وغیرہ کے مقامات میں مخالفوں نے آپ پر بڑے گستاخانہ حملے کئے۔ اور پراپیگنڈے کئے مگر آپ نے بہت کم انتقام اور بدلہ لینے کی کوشش کی۔ اکثر عفو اور درگذرہی سے کام لیا۔ آپ میں وہ کافرانہ بغض اور کینہ نہ تھا۔ ہاں بامر مجبوری بموجب حکم الہٰی جزاء سیئة سیئة مثلها. فعاقبوا بمثل ما عوقبتم اگر کوئی مخالف ظلم وستم ڈھاتا اور بیحد زیادتیاں کرتا۔ تو شرطیہ قدرت کی تلوار اُسے نہ چھوڑتی جب تک آپ سے سچے دل سے معافی نہ مانگتا۔ جرم پرور ابھی تک سزا میں گرفتار ہیں۔ اور انشاءاللہ تازیست اِس سزا سے نجات نہ پائینگے۔ جب تک آپکی مزار فیض آثار پر آکر معافی نہ لینگے۔ مقامی لوگ جانتے ہیں۔ اظہار اسماء کی مصلحت کی بنا پر اچھا نہیں سمجھتا ؏

جانِ جہانیاں توئی دشمن جاں بود کسے　　　اے ہمہ دشمنانِ تو دشمنِ جانِ خویشتن

مخالف جتنا مخالفت کو تیز تر کرتے تھے۔ آپ کا استقلال اور استقامت بڑھتا جاتا تھا۔ خود داری کبھی نہ چھوڑی کچھ اس سے گھبراہٹ اور اضطراب نہ ہوتا۔ سخت چٹان بن جایا کرتے۔ حتیٰ کہ مخالف جلد یا بدیر مخالفت چھوڑ پاؤں آپکڑتا۔

دینی جہاد و اجتہاد:۔ فرق باطلہ کے ساتھ بحث و مباحثے حسب ارشاد اپنے پیر طریقت قبلہ عالم میروی ایک گونہ وظیفہ روزمرہ ہو چکے تھے۔ آریوں سے مناظرے کرتے نہیں دیکھے۔ عیسائیوں۔ شیعوں۔ چکڑالویوں اور وہابیوں سے تو تا زیست مباحثے اور مناظرے کرتے رہے۔ دوالمیال جو قادیانیت کا قادیان کے دوسرے نمبر پر ہیڈ کوارٹر تھا۔ مرزائیوں کا پاؤں نہ لگنے دیا۔ ترقی روک دی۔ شیعہ۔ وہابی وغیرہ کے جراثیم گراں ہی نہیں بلکہ قریب قریب علاقوں میں ہی نہ پھیل سکے۔ جدھر کسی نے سر اٹھایا۔ خوب اس کی سرکوبی کی شیعہ حافظ کوہاٹا کو چوہا سیدن شاہ میں۔ ملک العلماء مولوی فیض محمد کھیالوی شیعہ کو کھیوڑا منہالہ۔ کھنڈوعہ۔ حافظ کفاعت حسین صاحب پٹ وری کو چوہا گنج الحجر۔ حافظ شہباز صاحب

مولوی کرمداد صاحب دہابیان وو المیال ۔ سید محبوب شاہ شیعہ سکنہ سگھر پور ضلع کیمبلپور
سومنارا علاقہ ونہار ۔ اور ملک مولانا عبدالرحمن صاحب خادم گجراتی مؤلف احمدیہ پاکٹ بک کو
چھبی متصل چوہا سیدن شاہ اور مولوی کرم داد صاحب مرزائی کو دوالمیال ۔ سید فضل حسین
صاحب میرے احمد آباد پنڈ دادن خان کو شکستیں فاحشہ دیں ۔ جن کو اگر انشا اللہ
طبع کرا کے شائع عام کرایا جائیگا ۔ آپ کی علمی تحقیق اور قوت اجتہاد اور تفقہ فی الدین
کا کیا عرض کروں ۔ عجیب ملکہ خداداد تھا ۔ ایک دفعہ میرا شریف تحصیل پنڈی گھیپ
ضلع کیمبلپور پیر خانہ پر بحاضری علماء یہ سوال پیش ہوا ۔ کہ کرنگ والی عورت کے متعلق
کتنا انتظار عدت کرے ۔ تو مفتی عالم دین صاحب گھیبا نے جواب دیا کہ تین ماہ ۔
شاہ صاحب کو اس جواب میں تردد ہوا ۔ چنانچہ شامی کھول کر دیکھی گئی ۔ تو دو سال مدت
نکلی ۔ مفتی صاحب بڑے نادم ہوئے ۔

موضع کھیوڑا کی عورت نے اسسٹنٹ کمشنر پنڈ دادن خان کے پاس دعویٰ کیا ۔ کہ میرا
خاوند سنی شیعہ ہے ۔ میرا اور اس کا نکاح شرعاً کوئی نہیں مجھے اجازت دی جائے کہ میں
کسی مسلمان مرد سے نکاح کر لوں ۔ اسسٹنٹ کمشنر نے ثبوت شرعی کے لئے طلب کیا اور
پوچھا کہ مسماۃ فلانی کہتی ہے کہ شاہ صاحب نے مجھے فتویٰ دیا ہے کہ سنی شیعہ کی عورت
کو طلاق لینے کی ضرورت نہیں ۔ سب صحابہ کرامؓ سے آدمی کافر ہو جاتا ہے ۔ اور اس
کا نکاح باقی نہیں رہتا ۔ یہ ٹھیک ہے ؟ آپ نے فرمایا ۔ احکام شرع کی رو سے
یہی حکم ہے ۔ چوہا سیدن شاہ ڈاک بنگلہ کی کچہری میں آپنے سرکاری وکیلوں سے شرعی
حیثیت سے خوب بحث کی ۔ مجسٹریٹ حیران ہو گیا ۔ وکیل بحث سے عاجز آ گئے ۔
اور کوئی چارہ کار نظر نہ آیا ۔ سائلہ کے خاوند نے لکھ دیا ۔ کہ میں سب صحابہؓ نہیں کرتا ۔
اس لئے مدعیہ کا دعویٰ خارج ہو گیا ۔ مگر تحقیق مسئلہ برحال رہی ۔

ایک دفعہ رفیع الدین شاہ کے پاس کرمداد ولد مہدی نے تین طلاقیں لکھ کے دیں اور
زبانی بھی کہیں مگر پھر اس بات سے پھر گیا ۔ رفیع الدین نے وہ کاغذ گم کر کے اور نیا ایک
کاغذ طلاق رجعی کا گھڑ دیا ۔ اور کسی پنچ میں آ کے بات کو ردّ و بدل کر دیا ۔ جس سے بڑی
پارٹی بازی ہوئی ۔ مگر شاہ صاحب نے اس بات کو پکڑ لیا ۔ کہ چلو اس بات کو تسلیم
کیا سہی کہ اس نے چوپایا ایک طلاق ہی کہی اور لکھ کے دی مگر نتنرال بیں جب اس نے
اپنی برادری میں کئی بار اپنی عورت کو طلاقیں کہیں سو بنا بر قانون طلاق الصریح یلحق الصریح
مظہرہ منظہر کرداد پر دلچیفۃ العابئن بشرط العدت صنہ ۱۷ در مختار مطلقہ مغلظہ ہو گئی ۔
جب تک اور مرد سے نکاح نہ کرے تب تک کرم داد مذکور سے نکاح شرعی اور جماع
نہیں کر سکتی ۔ مفتی و نکاح خواں رفیع الدین شاہ اپنی غلطی کو آخر مان گیا ۔ توبہ تائب

ہو کے تجدید نکاح کرائی۔ شاہ صاحب مرحوم و مغفور کا فیصلہ قابل قبول ہوا۔ اسی دوران میں جو مسمی کرمداد نے عطا محمد دکاندار کی لڑکی سے نکاح کیا تھا۔ وہ بھی بوجہ ارتداد کرمداد مظہر مذکور کے نکاح سے باہر اور حرام ہو گئی۔

سنہ ۳۰ء کا واقعہ۔ ملوک خان سکنہ نمہالہ نے ایک عورت سے عدت میں نکاح کر لیا۔ جس پر غوغا ہوا۔ آخر یہ مقدمہ آپ کے برخوردار سید کرم حسین شاہ کے پاس آیا۔ آپنے واقعات سُن کے ان کے درمیان تفریق کرا دی۔ جب عدت پوری ہوئی۔ تو فریقین مولوی صاحب کے پاس آئے۔ آپ نے ان کا نکاح پڑھ دیا۔ اس پر ایک بھاری فتنہ برپا ہوا۔ کہ مولوی صاحب نے بھی جو نکاح پڑھا۔ وہ بھی عدت میں تھا۔ انہوں نے خیال کیا کہ عدت مولوی صاحب کی تفریق سے شروع ہوتی ہے۔ فضلدین صاحب نمبردار نے خادم مسجد غلام محمد کو دوالمیال سے شاہ صاحب مرحوم کے پاس فتوے کے لئے بھیجا۔ اتفاقیہ ان دنوں مولوی نجم الدین صاحب ڈہریالوی پروفیسر اورینٹل کالج لاہور جو یا حاضر تھے۔ یہ مسئلہ کچھ ایسا پیچیدہ تھا کہ مولوی صاحب مرحوم کی سمجھ میں بھی نہ آیا۔ شاہ صاحب مرحوم نے موطا امام محمد سے یہ جگہ نکال کے ولا تعزموا عقدة النكاح حتىٰ يبلغ الكتاب اجله قال ابن عباس اى لا تنكحوا حتى تنقضى العدة۔ حضرت عمر کا قول ہے۔ جو عورت عدت میں نکاح کرے تو دو صورتوں سے ایک صورت ہوگی۔ یا تو مرد نے اس سے دخول کیا ہوگا یا نہ کیا ہوگا۔ بہرکیف ان میں تفریق کرا دی جائے۔ اور عورت عدت بیٹھے پہلے مرد کی طلاق سے۔

واما الزوج الثانی فلا عدة من تفریقه لانه لم یدخل بها وغیر المدخولة لا عدة لها۔ ۱۲۔ موطا امام محمد صفحہ ۲۴۷ مطبوعہ مصطفائی۔ بس پھر تمام فتنہ و شر فرو ہو گیا۔

آپ کی دوالمیال جمعہ مسجد کا مرزائیوں سے اس بنا پر مقدمہ ہوا۔ وہ بھی اس مسجد میں اپنی جماعت الگ کرنا چاہتے تھے۔ ۹ر فروری ۱۹۰۷ء کو اسسٹنٹ کمشنر پنڈ دادن خان نے فیصلہ شاہ صاحب مغفور متولی کے حق میں کیا۔ اور مرزائیوں کو حکم ملا۔ کہ وہ اس مسجد میں جماعت نہیں کرا سکتے۔ اگر کوئی حق ہے تو دیوانی میں جا کر دعویٰ کریں۔ آپ کی کوشش سے مسجد آزاد ہو گئی۔ ورنہ اور مسجدوں میں برابر گند ہے۔

سفر

زمانہ طالب علمی میں بھیرہ۔ میانی۔ لاہور۔ پشاور۔ چکوال وغیرہ پھر پھرا کر پڑھتے رہے۔ پھر فیض باطنی حاصل کرنے کو اپنے پیرخانہ میرا شریف تحصیل پنڈی گھیب ضلع کیمبلپور کا کئی بار سفر کیا۔ اپنے پیر کی معیت میں تونسہ شریف کا

سفر بھی کیا۔ پاک پٹن۔ اجمیر شریف۔ دھلی کی مزارات کا شرفِ زیارت بھی پایا۔
تبلیغی سلسلہ میں چکوال۔ منارا۔ کھنڈوعہ۔ کندیاں۔ بھیرہ۔ گجرات۔ چوبا گنج الجبر۔
لاہور۔ چورانی۔ جنڈ۔ پنڈی گھیب۔ تلہ گنگ۔ جنڈو۔ کالہر اضلع شاہ پور ملک عمر حیات
خان صاحب مرحوم کی دعوت پر۔ جھنگ مگھیانہ ہزارہا جگہوں پر دور و نزدیک آپ نے
سفر کئے۔ ۱۸۹۴ء میں اغلباً آپ نے سفر حج کیا۔ اپنے پیر روشن ضمیر سے اجازت
لے گئے (آنحضور نے اِس شرط پر اجازت دی کہ ہم سفروں کی خدمت پر کمر بستہ اور تا انتہی
ثابت قدم رہنا۔ دوسرا جوار محبوب کے بسنے والوں کی عزت و تعظیم بجا لانا۔ تیسرا خرچ
عام پاس رکھنا سوالیوں کو حسب توفیق صدقہ دینا۔ آپ نے عرض کیا۔ کہ انشاء اللہ
سر آنکھوں پر بجالاؤں گا۔ سو خدا کے فضل سے گھر سے چلکر واپس آنے تک ان شرائط
کا حتے الوسع لحاظ رکھا۔ ایک شخص مسمی میاں محمد سکنہ سبرال علاقہ سون سکیسر نے
آپ کو تخمیناً چالیس روپیہ امانت دی۔ اور کچھ آٹا وغیرہ اور وصیت کی کہ مدینہ منورہ سے
واپس ہو کر بندرگاہ ینبوع کی فلاں مسجد میں پہنچکر اپنی امانت لے لونگا۔ اگر میں مرگیا۔ اور آپ سے
نہ مل سکا۔ تو میرے گھر خط لکھنا۔ وہ آکے آپ سے امانت لے جائینگے۔ وہ آپ سے
ادھر نہ ملا۔ شاید مرگیا۔ یا کچھ ہو گیا۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو بڑی کوشش کی اس
امانت کو حقداروں تک پہنچانے کی۔ ایک خط پر تو اس کا لڑکا آیا اور آٹا وغیرہ اشیاء
لے گیا۔ لیکن نقدی سے آٹھ روپیہ رہگیا جو ادا نہ ہو سکا۔ لعل خان گارڈ کو جو اس علاقہ
کے جنگل پر تھا۔ روپیہ دیا گیا۔ کہ ان کے گھر دینا مگر کوئی رشتہ داران کا نہ ملا۔ روپیہ
واپس آگیا۔ مولوی سید امیر صاحب و حافظ غلام حبیب صاحب ساکن کورڈھی سے بھی کہا
گیا کہ پتہ چلائیں مگر کوئی پتہ ابھی تک نہیں ملا۔ امانت ذمہ باقی ہے۔ اللہ کرے اِن سطور کو
پڑھ کر کوئی حقدار آجائے اور اپنی امانت لے جائے۔ تاکہ یہ بوجھ نہ رہ جائے۔

بچوں اور رشتہ داروں کی ملازمت کیوجہ سے سفر۔ برخوردار مولوی
سید فضل شاہ صاحب مرحوم مذہبی استاد ۱۳۴ نمبر بائٹری کی ملاقات کے لئے
ایبٹ آباد اور انبالہ کا سفر کیا۔ اور برخوردار مولوی سید کرم حسین شاہ صاحب
مذہبی استاد ۲/۲ پنجاب کے پاس جالندھر چھاؤنی میں بھی تشریف لے گئے اور
عبدالحمید شاہ صاحب جمعدار جیل پولیس کے ہاں ایک دفعہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کا سفر
کیا۔ ایک دفعہ رفیع الدین شاہ وارڈر جیل سنٹرل پشاور کیواسطے سفر کیا۔ ایک دفعہ
برادرم سید زمان شاہ صاحب وکیل ریاست پونچھ کی دعوت پر پونچھ کا سفر کیا۔
اتفاقاً انہی دنوں میں وہاں کی اسلامیہ انجمن کا جلسہ ہوا۔ ریاست اور پنجاب کے

علماء سید عطاء اللہ شاہ صاحب وغیرہ اکٹھے ہوئے۔ آپ نے بھی جلسہ میں شمولیت کی۔ اور
اپنے مواعظ حسنہ سے لوگوں کو محظوظ فرمایا۔ اور مرزائی جماعت مقامی سے تبادلہ خیالات
کیا۔ ایک دفعہ بوجہ ملازمت عزیز نواسہ سید احمد شاہ صاحب سب انسپکٹر پولیس کشمیر سری نگر
وغیرہ کا سیر بھی کیا۔ ایک دفعہ ایک ضروری کام کیلئے بنوں کا بھی سفر کیا۔

خوابیں :۔ آپ نے اپنی خوابوں میں کئی بار آقائے نامدار سرکار مدینہ
احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارتیں کیں۔ اور فیض باطنی پایا۔
اور کئی مشکلوں میں آپ سے مشکل حل کرائی۔
آپ کی خوابیں بہت سچی ہوا کرتی تھیں۔ اپنے پیر طریقت یا کسی اور رجال الغیب
سے مل کے امر مسئولہ کی نسبت اشارہ بتا دیا کرتے۔ جو بالکل صحیح نکلا کرتا۔ ایک دفعہ
اپنے برخوردار سید کرم حسین شاہ صاحب کی سخت استرخائی بیماری کے وقت جس سے
انہیں کھانیکا اشتہاء بالکل کم ہوگیا۔ بلکہ کھانے سے رہ گئے۔ اور بخار شروع ہوگیا۔
اور بحران بخار ایسے ہوا کہ ورم دماغ ہوکے زندگی کی امید نہ رہی۔ آپ نے خواب
میں اُن کی صحت کا اشارہ پاکے بتا دیا۔ جو صحیح نکلا ....

....

....

....

مسمی چوغطہ ملیار کا اپنے دولت رام وغیرہ مالکان کوٹھی کے ساتھ شاہ صاحب
مرحوم ومغفور کا مال کنوئیں سے پانی پلانے کیوجہ سے بڑا جھگڑا ہوگیا۔ معاملہ بہت گندا
ہوگیا۔ مگر شاہ صاحب مرحوم نے فرمایا۔ فکر نہ کرو۔ خود گر پڑینگے۔ چنانچہ ایسے
ہی ہوا۔

آپ کے مجرّب عملیات

سب سے بڑی چیز اس میں تقویٰ وطہارت اور اجازت بزرگانِ طریقت ہے۔
اس سے آپ کو حصہ وافر ملا ہوا تھا۔ اس لیے جو عمل کرتے۔ وہی تیر بہدف ہوا کرتا۔ ایکی
بابت مقامی یا قرب وجوار کے لوگ جن کو کبھی حاجت پڑی۔ آپ کے دمِ مسیحا یا
قلم فیض وہی زیادہ جانتے ہیں۔ اس جگہ میں بخل چھوڑ کر آپ کے چند مجرب عملیات
ناظرین سیرت کی خاطر ہدیہ کرتا ہوں۔ تاکہ وہ بھی بوقت ضرورت ان سے نفع اٹھائیں

بچوں کے سوکھا مان کیلئے :۔ تعویذ بنا کے بچہ کے گلے میں ڈالدیں۔ انشاءاللہ
جلد صحت ہوگی۔

ہر حیوان کے کیڑے مارنے کے لئے عمل :۔ ایک
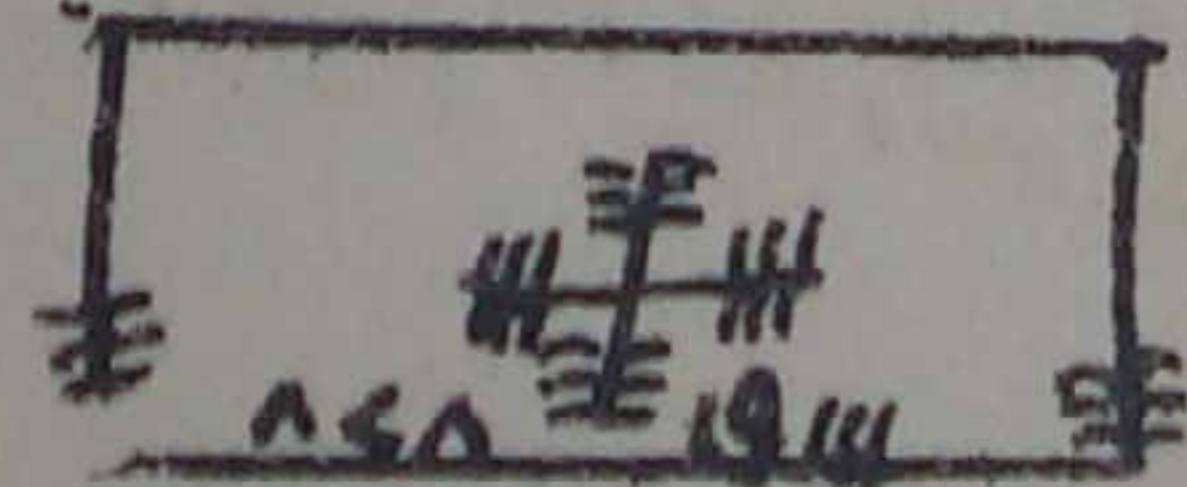
روٹی گندم کی میٹھی روغن دار صاحب علت سے لیں۔ اور بوقت عشاء ایک دفعہ درود شریف جونسا آسان ہو اور ایک دفعہ الحمد شریف پڑھ کر فتح محمد راجوری والے کی ارواح کریں۔ اور مابعد اس کے کہیں کہ فلاں بیل وغیرہ کے فلاں جگہ کے کیڑے مر جائیں۔ باذن اللہ تعالیٰ کیڑے مرجائیں گے۔ اگر نہ مرے تو میں فتح محمد صاحب کا قیامت کو دامنگیر ہونگا۔

برائے وبا مویشی واسطے ہر چہار پایہ کے۔ ایک روٹی گندم کی پکائیں۔ اور اس پر درود شریف اور الحمد شریف ایک ایک دفعہ پڑھکر اس کا ثواب ... پیر کرولی والے اور میاں ممون۔ جھانٹروی کی ارواح کرے۔ اور روٹی مذکور نابالغ بچوں کو کھلاوے۔ انشاء اللہ وبا جاتی رہے گی ۞

برائے ملخ وغیرہ کے ضرر دینے کے۔ زراعت کے چاروں گوشوں میں یہ نقش لکھ کے دفن کرے۔ انشاء اللہ پھر کچھ نہ دینگے۔ نقش یہ ہے۔

۱۱۱ ۸ ۱۱۱ ۹ ۱۱۱

درد داڑھ کیلئے مندرجہ ذیل کلام لکھ کے درد والے کو دیں۔ وہ درد والے دانت پر ملے۔ انشاء اللہ درد جاتا رہیگا۔ رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین برکت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔

مزید عملیات قلت گنجائش کیوجہ سے نظر انداز کرتے ہیں۔ خواہش مند اصحاب آپ کے جانشین سید کرم حسین شاہ صاحب کو لکھ کر پوچھ سکتے ہیں۔ واپسی لفافہ بھیج کر۔

آپ کے اخلاق کریمانہ

آپ کے اخلاق کی نسبت سے جو غور سے خط اخلاق آنجناب دیکھیں گے
تو بات بات میں مضمر کتاب دیکھیں گے

آپ مجسمہ اخلاق تھے۔ کیا ہندو کیا مسلمان۔ کیا چھوٹا۔ کیا بڑا۔ کیا غریب کیا امیر۔ کیا سجن کیا دشمن کسی سے بدرخی نہ کیا کرتے۔ جب تک جسمانی طاقت ٹھیک رہی۔ بڑے ٹھنڈے جگر سے مجلس میں بیٹھتے۔ اور بالکل نہ گھبراتے۔ اور مجلسی لحاظ سے خوب گفتگو فرماتے۔ اور لوگوں کی باتیں سنا کرتے۔ خندہ پیشانی سے ملنا اور خندہ پیشانی سے دعائیں وافر دیکے وداع کرنا۔ ہر ایک سے الگ الگ راز و نیاز ہوا کرتے۔ خوب حال لیا اور دیا کرتے جس سے خود بھی خوش ہوتے اور ملنے والوں کو بھی خوش کیا کرتے۔ نہائیت سادہ مزاج مرد کہیں ان کی مان لینا۔ عورتیں کہیں ان کی مان لینا۔ بچے کہیں ان کی مان لینا۔ بات خوب بلند کرنا۔ اور ضرورت کے لحاظ سے لمبی فضول کلام کو پسند نہ کرنا۔

سادہ اور صاف ستھری بات کہنا۔ کسی کی مدح سننا پسند نہ فرماتے۔ حتے الامکان
دوست تو دوست دشمن کو بھی راہ راست پر لانے کی کوشش کیا کرتے۔ جیسا کھانا ملتا
کھا لیتے۔ جیسا لباس ملتا پہن لیتے۔ تکلف ناپسند تھا۔ سخت منکسر المزاج اور
رقیق القلب تھے۔ مسافروں کو روٹی وغیرہ ضروریات سے نوازا کرتے۔ آپ کے وعظ و
نصائح کی بابت کیا عرض کروں۔ جس نے آپ کا وعظ سنا۔ وہ کسی دوسرے کے وعظ
سے سیر نہ ہو سکا۔ طریچ کم کیا کرتے۔ اور اگر کوئی خوشی سے خدمت کرتا تو رد نہ کرتے
آپ کی طبیعت میں استغنا بہت زیادہ تھا۔ بیمار پرسی کیا کرتے۔ فیشن زدہ اور
نئی لائٹ والوں کی ملاقات سے بھی نفرت نہ کیا کرتے۔ دیوان حافظ کا یہ شعر
عادت پکڑ نیکو فرمایا کرتے ہے

آسائش دو گیتی تفسیر این دو حرف است
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا

راست گو۔ جھوٹ بولتے نہیں پائے گئے۔ منافقانہ پالیسی اور چالبازیوں سے
مسلمانوں میں شر و فتنہ ڈلوانا پسند نہ کرتے تھے۔ اور اگر ایسا موقعہ دیکھتے تو کوشش
بھی کرتے کہ دونوں کے درمیان ہو کر صلح و صفائی کرا دیتے۔ مقامی جھگڑے دینی دنیوی
اکثر آپ فیصلہ کیا کرتے۔ قوت فیصلہ کمال تھی۔ بلا رو رعایت کیا کرتے۔
سرکاری طور پر بھی آپ کو ثالثیاں سپرد ہوا کرتیں۔ وہ بھی فیصلے کر کے بھیجا کرتے
ایک دفعہ منشی فضلدین نمبردار چوپا سیدن شاہ اور آپ کے برخوردار سید کرم حسین شاہ
صاحب کے درمیان شرف حجام کے نکاح ناجائز کی وجہ سے جھگڑا چلا رہا۔ جو سات
سال تک کش مکش رہی۔ بڑے علماء اس فیصلہ پر آئے۔ اور ٹریکٹ و پمفلٹ وغیرہ بھی
چھپے مگر آخر کار منشی صاحب کی خواہش پر آپ نے درمیان میں آ کر یہ جھگڑا بند کیا۔ اور
دونوں کی صلح و صفائی کرا دی۔ اپنے پوتے برخوردار سید عبد الحق شاہ کا نکاح ڈھریالیہ
اپنی دوہتی سے کیا۔ .... مگر تقدیر سے کچھ ایسا ول پڑا۔ ایسی ناچاکی
ہو گئی۔ آٹھ دس سال لگ گئے۔ معاملہ طلاق تک پہنچ گیا۔ ناامیدی ہو گئی۔
دوسرا نکاح اولاد علی شاہ صاحب کے ہاں بھی کرا دیا گیا۔ مگر آپ نے اپنے
لڑکے اور لڑکی کو رضامند کرنے میں اتنا زور مارا کہ جس کی حد نہیں۔ آخر یہ راضی نامہ
بھی کر کے ہی رہے۔ اور ان دونوں کا راضی نامہ کر کے حقیقتاً بڑے خوش ہوئے اپنی
زندگی میں یہ خانہ آبادی دیکھ گئے۔
اکثر لوگ آپ کے پاس امانتیں رکھا کرتے۔ جنہیں بڑی دیانتداری سے پورا کیا
کرتے۔ ایفائے عہد کے بڑے پابند رہے۔ تمام حق حقوق کی بڑی نگہداشت کرتے۔

صلہ رحمی کا خیال عمر بھر بہت زیادہ رکھا۔ ایکدفعہ مشترکہ جائداد کی نسبت تنترال کی برادری سے ناچاقی ہوئی۔ باوجودیکہ کاغذات سرکاری کی رُو سے وہ کچھ اچھے رقبے سے زمین لینے کے حقدار نہ تھے۔ مگر مقدمہ کی صورت میں پھر بھی آپ نے بلا رضامندی اولاد صلہ رحمی کے لحاظ سے انہیں اچھے رقبے سے جگہ دے دی۔ اور راضی کئے۔ اور ان کے ہر کسی اپنے کیا بیگانے کیا سے ملنے بھی تمنائے ملاقات ہی رہا کرتے۔ غرض آپکے اخلاق کو کہاں تک گناؤں ؎ لیس علی اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد۔ اس پرفتن زمانہ میں رہتے ہوئے بھی بڑے ہوشیاری سے خدا و رسول کی فرمانبرداری جتنے الوسع اور لوگوں سے میل جول اور زمانے اور زمانیوالوں کے دُکھ اور مصیبتوں پر صبر کر کے اپنا وقت بہت اچھا پورا کر گئے۔

غریب اور بیکس کی مدد:۔ ایک دفعہ علاقہ سوان سکیسر میں ایک ہندو یتیم بچے کو کسی مسلمان عورت نے دودھ پلا دیا۔ بڑا جھگڑا اُٹھا۔ آپ نے ایک تحریر شرعی سے وہ بند کرایا۔

دیگر:۔ حافظ چراغدین معروف حافظ لونابھے والے کا گاؤں والوں نے سخت بائیکاٹ کر دیا۔ وہ فوت ہو گئے۔ ان کی نماز جنازہ سے لوگ ہٹ گئے۔ آپ گئے۔ اور نماز جنازہ کرائی اور فساد بند کرایا ؎

کی ایسی نگاہوں سے سیر چمن ہستی ٭ کانٹوں سے نہ کی نفرت پھولوں پہ نہ پیار آیا۔

چند ملفوظات:۔ ایک روز فرمایا۔ کہ دریا خان کے موقعہ پر تونسہ شریف اپنے حضور کے ساتھ جاتے ہوئے آپنے فرمایا۔ چلو سناؤ میں نے جو تمہیں خلافت دی۔ تو کیا کسی کو بیعت بھی کیا؟ عرض کیا۔ جناب والا کچھ لوگوں کی عقیدت پائی تو انہیں بیعت بھی کیا۔ اچھا بتاؤ ان کی انتہا کیسی ہوئی۔ عرض کی والاجاہ۔ مرتے وقت کلمہ انکی زبان پر جاری تھا۔ اور خاتمہ اچھا ہوا۔ فرمایا بس میں یہی کچھ سننا چاہتا تھا کہ آیا کچھ بیعت کا اثر بھی ہوا یا نہیں۔ یہ شعر کبھی وقت بیوقت پڑھا کرتے ؎

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام ٭ با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

فرمایا کرتے۔ اخباروں کا اتنا مطالعہ نہ کیا کرو۔ کتابیں مطالعہ کیا کرو۔ مخالفوں کی مخالفتوں سے نہ گھبرایا کرو۔ خداوند تعالیٰ موافقوں کو بھی ہر وقت ساتھ رکھا ہی کرتا ہے۔ **شاگرد**۔ ویسے تو دوالمیال۔ تنترال۔ چوہا سیدن شاہ عام عورتوں مردوں کو قرآن کریم ناظرہ اور دینیات سکھایا۔ بعض لوگوں کو قرآن باترجمہ اور تھوڑی بہت عربی۔ فارسی بھی سکھائی۔ باہر کے کئی درویش بھی آ کر تعلیم پاتے رہے۔ مولوی لعل دین صاحب سکنہ دوالمیال حال تنترال امام مسجد اور پیر مہتاب شاہ صاحب سکنہ دوالمیال اور اپنے بچوں سید کرم حسین شاہ اور سید فضل شاہ صاحب۔ کے ساتھ بہت کوشش کی۔ خدا کے فضل سے دین حنیف سمجھدار ہو گئے اور فرق باطلہ کے رد کرنے کے قابل ہو گئے۔ **نکاح**۔ ایک عفیفہ ولی اللہ سید فتح شاہ صاحب مرحوم کی دختر نیک اختر سے ہوا جو معمولی پڑھی لکھی سیدھی سادی بیوی تھیں۔ کم بولنا۔ کم کھانا۔ کم سونا۔

نہایت کریمانہ اخلاق بڑے ملنسار اپنے بیگانوں کے خدمتگار کھانا سب سے پیچھے سونا بھی سب سے پیچھے - اور اکثر زمین پر ہی اور جاگنا سب سے پہلے - نہ اچھا کپڑا پسند کرنا نہ زیور پسند کرنا - نہ اچھا کھانا پسند کرنا - جو کچھ میسر ہوتا صبر و شکر کرکے رہا کرتے مستجاب الدعوات تھے - آپ کی اولاد تین لڑکیاں اور تین لڑکے - دو چھوٹی لڑکیاں فوت ہو چکیں - ایک بڑی لڑکی بقید حیات ہے جن کی شادی ڈہریالہ کہون سید محمد شاہ صاحب خلیفہ جلالپور شریف کے ساتھ ہو گئی - جنکی دو لڑکیاں اور چار لڑکے چھوٹا نذیر حسین شاہ جو فوج میں ہے - اس سے بڑا تصدق حسین شاہ جو لاہور کالج کر رہا ہے - اس سے بڑا سید احمد شاہ جو ریاست کشمیر میں سب انسپکٹر ہے - اور تین لڑکے تھے چھوٹا حافظ مولوی فقیر سید فضل شاہ جو ۱۰ محرم ۱۳۴۰ھ کو فوت ہو گیا - مرحوم کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں - چاروں بالغ اور تعلیم یافتہ با روزگار - اس سے بڑا لڑکا سید عالم شاہ تعلیم معمولی بڑا سخی و جوانمرد وہ بھی آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا - اس کا ایک لڑکا محبوب شاہ بالغ معمولی تعلیم اور ایک لڑکی باقی ہیں - بڑا لڑکا سید کرم حسین شاہ جو آپکے اب جانشین ہیں - آپ درس نظامیہ سے فارغ ہیں آپ نے طب میں مہارت بڑھائی ہے - آپ حکمت کی چوہا سیدن شاہ میں دکان کرتے ہیں - آپ کا ایک ہی بیٹا سید عبدالحق شاہ ہے یہ آپ کا گلستان ہے دعا کریں کہ یہ پھولے اور پھلے - اور دین دنیا کے حصے وافر پائے - آمین -

جو عدو ترے باغ ہو برباد ہو ؛ خواہ گلچیں ہو کہ یا صیاد ہو

آپکی بیماری اور سفر آخرت :- یوں تو آپکی صحت عمر بھر اچھی رہی - قریباً ڈھائی تین ماہ بیمار ہے بتکلیف اول کثرت پیشاب تھی پھر بخار - کھانسی اور نمونیا ہو گیا - علاج ڈاکٹر مختار احمد صاحب کا ہسپتال چوہا سیدن شاہ والے بڑے ہمدردی سے کرتے رہے - اکثر شکایتیں رفع ہو گئیں مگر بہ تقاضائے عمر طبعی کمزوری نے کچھ ایسی تیزی پکڑی جو علاج سے رک نہ سکی - وفات سے چند روز اول وصیت فرمائی کہ اتفاق سے ملکر رہنا - چند روز پہلے دن پوچھا - عرض کیا گیا کہ منگلوار ہے - فرمایا ابھی دیر ہے - مگر آیت استقامت ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاءکم فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم ما تدعون نزلا من غفور الرحیم اور یا رفیق الاعلیٰ آخری وظیفہ تھا - دنیا سے جانے کے وقت نبض کمزور دیکھکر آپ کی چارپائی نیچے قطب کر دی گئی اور منہ قبلہ کی طرف کر دیا تھا - آہستہ آہستہ آپ نے سانس چھوڑ کے یہ عیاں کر دیا - "نشانِ مرد مومن با تو گویم

چو مرگ آید تبسم بر لب اوست (اقبال)

آپ کی عمر قریباً ایک سو سال ہوئی - آپ کی وفات کی خبر آناً فاناً نزدیک کے دونوں علاقوں کہون و چھنگر میں پہنچا دی گئی - وفات ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۲ - ربیع الاول بروز جمعرات ہوئی - اور دوسرے روز بروز جمعہ اژدہام کثیر نے آپ پر نماز جنازہ پڑھی - اور آپ کو اپنے خاندانی قبرستان میں پیوند خاک کیا گیا - علیہ الف الف رحمۃ

نوٹ :- تاریخ وفات بر صفحہ ۳ ملاحظہ ہو ؛